(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے)

شانِ صحابہ رسول ﷺ

حضرت بانی جماعت احمدیہ

کے

الفاظ میں

Status of the Companions of the holy prophet (p.b.h)

Extract from the writings of the founder of the Ahmadiyya Community

Language: Urdū

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جو بلند شان بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریرات اور ملفوظات میں بیان فرمائی ہے ان میں سے چند اقتباس قارئین کے استفادہ کیلئے پیش ہیں۔

صحابہؓ آنحضرتؐ کی صداقت کا عملی ثبوت

''صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔...... قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہؓ کی زندگی آنحضرت ﷺ کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اُس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:۲۴) یعنی بعض اُن میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں میں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں بالکل رو بخدا کر دیا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲۲،۴۲۳)

صحابہؓ کی قوتِ ایمانی

''مکہ میں بیٹھ کر جو مومنین قریش نے آنحضرت ﷺ کی حمایت

کی تھی جس حمایت میں کوئی دوسری قوم کا آدمی ان کے ساتھ شریک نہیں تھا الاشاذ و نادر وہ صرف ایمانی قوت اور عرفانی طاقت کی حمایت تھی نہ کوئی تلوار میان سے نکالی گئی تھی اور نہ کوئی نیزہ ہاتھ میں پکڑا گیا تھا بلکہ ان کو جسمانی مقابلہ کرنے سے سخت ممانعت تھی صرف قوت ایمانی اور نور عرفان کے چمکدار ہتھیار اور ان ہتھیاروں کے جوہر جو صبر اور استقامت اور محبت اور اخلاص اور وفا اور معارف الٰہیہ اور حقائق عالیہ دینیہ ان کے پاس موجود تھے لوگوں کو دکھلاتے تھے گالیاں سنتے تھے جان کی دھمکیاں دے کر ڈرائے جاتے تھے اور سب طرح کی ذلتیں دیکھتے تھے پر کچھ ایسے نشۂ عشق میں مدہوش تھے کہ کسی خرابی کی پروا نہیں رکھتے تھے اور کسی بلا سے ہراساں نہیں ہوتے تھے۔ دنیوی زندگی کے رُو سے اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس کیا رکھا تھا جس کی توقع سے وہ اپنی جانوں اور عزتوں کو معرض خطر میں ڈالتے اور اپنی قوم سے پرانے اور پُرنفع تعلقات کو توڑ لیتے اس وقت تو آنحضرت ﷺ پر تنگی اور عُسر اور کس نپرسد اور کس نشاسد کا زمانہ تھا اور آئندہ کی امیدیں باندھنے کیلئے کسی قسم کے قرائن و علامات موجود نہ تھے سو انہوں نے اس غریب درویش کا (جو دراصل ایک عظیم الشان بادشاہ تھا) ایسے نازک زمانہ میں وفاداری کے ساتھ محبت اور عشق سے بھرے ہوئے دل سے جو دامن پکڑا جس زمانہ میں آئندہ کے اقبال کی تو کیا امید خود اس مردِ مصلح کی چند روز میں جان جاتی نظر آتی تھی یہ وفاداری کا تعلق محض قوت ایمانی کے جوش سے تھا جس کی مستی سے وہ اپنی جانیں دینے کیلئے ایسے کھڑے ہو گئے جیسے سخت درجہ کا پیاسا چشمہ شیریں پر بے اختیار کھڑا ہو جاتا ہے''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ حاشیہ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

صحابہؓ کی روحانی کشش

''صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی...... انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا اس میں کوئی تکلف اور نمائش نہ تھی ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا...... اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا''۔

(الحکم نمبر ۵ جلد ۵، ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱، ۲)

تمام صحابہؓ سورج کی مانند

اِنَّ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ كَذُكَاءِ   قَدْ نَوَّرُوْا وَجْهَ الْوَرٰى بِضِيَاءِ

یقیناً صحابہ سب کے سب سورج کی مانند ہیں انہوں نے مخلوقات کا چہرہ اپنی روشنی سے منور کر دیا۔

تَرَكُوْا اَقَارِبَهُمْ وَحُبَّ عِيَالِهِمْ   جَاءُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَالْفُقَرَاءِ

انہوں نے اپنے اقارب کو اور عیال کی محبت کو بھی چھوڑ دیا اور رسول اللہ کے حضور میں فقراء کی طرح حاضر ہو گئے۔

ذُبِحُوْا وَمَا خَافُوا الْوَرٰى مِنْ صِدْقِهِمْ   بَلْ اٰثَرُوا الرَّحْمَانَ عِنْدَ بَلَاءِ

وہ ذبح کئے گئے اور اپنے صدق کی وجہ سے مخلوق سے نہ ڈرے بلکہ مصیبت کے وقت انہوں نے خدائے رحمٰن کو اختیار کیا۔

تَحْتَ السُّيُوْفِ تَشَهَّدُوْا لِخُلُوْصِهِمْ   شَهِدُوْا بِصِدْقِ الْقَلْبِ فِى الْاَمْلَاءِ

اپنے خلوص کی وجہ سے وہ تلواروں کے نیچے شہید ہو گئے اور مجالس میں انہوں نے صدق قلب سے گواہی دی۔

اَلصَّالِحُوْنَ الْخَاشِعُوْنَ لِرَبِّهِمْ   اَلْبَائِتُوْنَ بِذِكْرِهٖ وَبُكَاءِ

وہ صالح تھے، اپنے رب کے حضور عاجزی کرنے والے تھے اور اس کے ذکر میں رو رو کر راتیں گزارنے والے تھے۔

قَوْمٌ كِرَامٌ لَانُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ   كَانُوْا لِخَيْرِ الرُّسُلِ كَالْاَعْضَاءِ

وہ بزرگ لوگ ہیں ہم ان کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ وہ خیر الرسل کیلئے بمنزلہ اعضاء کے تھے۔

اِنِّىْ اَرٰى صَحْبَ الرَّسُوْلِ جَمِيْعَهُمْ   عِنْدَ الْمَلِيْكِ بِعِزَّةٍ قَعْسَاءِ

میں رسول کے تمام کے تمام صحابہ کو خدا کے حضور میں دائمی عزت کے مقام پر پاتا ہوں۔

وَتَخَيَّرُوْا لِلّٰهِ كُلَّ مُصِيْبَةٍ وَتَهَلَّلُوْا بِالْقَتْلِ وَالْاِجْلَاءِ

اور انہوں نے اللہ کی خاطر ہر مصیبت کو اختیار کر لیا اور قتل اور جلاوطنی کو بھی بخوشی قبول کر لیا۔

يَارَبِّ فَارْحَمْنَا بِصَحْبِ نَبِيِّنَا وَاغْفِرْ وَاَنْتَ اللّٰهُ ذُوْ الْاٰلاءِ

اے میرے رب! ہم پر بھی نبی کے صحابہ کے طفیل رحم کر اور ہماری مغفرت فرما اور تو ہی نعمتوں والا اللہ ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ لَوْ قَدَرْتُ وَلَمْ اَمُتْ لَاَشَعْتُ مَدْحَ الصَّحْبِ فِيْ الْاَعْدَاءِ

اللہ جانتا ہے اگر میں قدرت رکھتا اور مجھے موت کا سامنا نہ ہوتا تو میں صحابہ کی تعریف ان کے تمام دشمنوں میں خوب پھیلا کر چھوڑتا۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۹۷)

صحابہؓ آنحضرت ﷺ کے اعضاء کی مانند

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے جان لو کہ تمام صحابہ بنی نوع انسان کے فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء کی طرح تھے ان میں سے بعض رسول رحمٰن کی آنکھوں کی طرح تھے تو بعض کانوں کی مانند تھے اور بعض آپ کے ہاتھوں کی طرح تھے تو بعض مثل پاؤں تھے اور جو بھی وہ کام کرتے تھے اور جو بھی جہاد کرتے تھے وہ اس مناسبت سے تھا اور اس کے ذریعہ رب کائنات اور رب العالمین کی رضا چاہتے تھے''۔

(ترجمہ از عربی سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۴۱)

تمام صحابہؓ

''ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ مالوں کا تو کیا ذکر، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت وحیثیت کے موافق، علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے''۔

(ملفوظات جلد ۳ ص ۳۵۹)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل عارف، اخلاق کے حلیم اور فطرت کے رحیم تھے۔ آپ نے انکساری اور تنہائی کا چولہ زیب تن کئے زندگی بسر کی۔ آپ بہت عفو، شفقت اور رحم کرنے والے تھے اور اپنی پیشانی کے نور سے پہچانے جاتے تھے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تعلق بہت مضبوط تھا آپ کی روح خیر الوریٰ کی روح سے ملی ہوئی تھی اور وہ اس نور سے ڈھکی ہوئی تھی جس نور نے آپ کے پیشوا اور خدا تعالیٰ کے محبوب کو ڈھانپ رکھا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اور آپ کے عظیم فیوض میں نہاں تھے۔ اور آپ فہم قرآن اور سید الرسل وفخر بنی نوع انسان کی محبت میں سب لوگوں پر فوقیت لئے ہوئے تھے جب آپ پر اخروی زندگی کا مضمون اور دیگر سربستہ الٰہی راز کھلے تو آپ نے تمام دنیاوی تعلقات کو خیر باد کہہ دیا۔ جسمانی رشتوں سے الگ ہو گئے اور محبوب کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ آپ نے خدائے یگانہ کی خاطر کہ جو زندگی کا مقصد حقیقی ہے اپنی ہر چاہت کو چھوڑ دیا۔ آپ کی روح نفسانی آلائشوں سے ہر طرح مبرّا، ذات حق کے رنگ میں رنگین اور رضائے رب العالمین میں محو ہو گئی۔ جب سچی محبت الٰہی آپ کی نس نس میں، آپ کے دل کی گہرائی اور وجود کے ذرہ ذرہ میں گھر کر گئی اور اس محبت کے انوار آپ کے افعال واقوال، نشست وبرخاست میں ظاہر ہوئے تو آپ کو صدیق کا خطاب ملا اور جناب خیر الواھبین کے دربار سے آپ کو گہرا اور تازہ بتازہ علم عطا ہوا۔ چنانچہ سچ آپ کی ذات میں راسخ ملکہ اور فطری عادت ہو گیا۔

جس کے انوار آپ کی شخصیت کے ہر قول وفعل، ہر حرکت وسکون اور حواس وانفاس سے ظاہر ہوئے اور آپ کو آسمانوں اور زمین کے رب کی طرف سے منعم علیھم لوگوں میں شامل کیا گیا۔ آپ کتاب نبوت کے کامل پرَتو تھے اور اہل جود وسخا کے امام تھے۔ اور آپ کا خمیر انبیاء کی بقیہ مٹی سے اٹھایا گیا تھا''۔

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۵)

رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ محبوب

''صدیق اکبر کی حسنات اور خصوصیات خاصہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ سفر ہجرت میں مرافقت کے لئے چنے گئے اور حضرت خیر البریہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی مشکلات میں ان کے شریک اور ابتدائی مصائب میں آپ کے انیس خاص ہونے کے اعزاز سے آپ کو نوازا گیا تا کہ حضرت محبوب ربانی کے ہاں آپ کی قدر ومنزلت ثابت ہو سکے اور اس بات میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ صدیق اکبر تمام صحابہ سے بڑھ کر شجاع، متقیوں میں سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب اور بہادروں میں سے تھے۔ آپ سرور کونین کی محبت میں فانی تھے اور ابتداء سے ہی آپ کی یہ عادت تھی کہ آنحضور ﷺ کی خدمت گزاری کرتے اور آپ کے امور کا خیال رکھتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی ذات میں اپنے نبی کے لئے کڑے اوقات اور زندگی کی تلخیوں میں دلجوئی کا سامان رکھا، سو آپ کو صدیق کے نام سے نوازا گیا۔ اور نبی ثقلین سے قُرب بخشا گیا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ثانی اثنین (یعنی دو میں سے دوسرا) کی خلعت سے سرفراز فرمایا اور اپنے خاص درخاص بندوں میں شامل فرمایا''۔

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۸۔۳۳۹)

حضرت عمرؓ کا بلند مرتبہ

''ہمارے نبی ﷺ کی یہ پیشگوئی کہ قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپؐ کے ہاتھ پر رکھی گئی ہیں حالانکہ ظاہر ہے کہ پیشگوئی کے ظہور سے پہلے آنحضرت ﷺ فوت ہو چکے تھے اور آنجنابؐ نے نہ قیصر وکسریٰ کے خزانہ کو دیکھا اور نہ کنجیاں دیکھیں مگر چونکہ مقدر تھا کہ وہ کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود ظلّی طور پر گویا آنجناب ﷺ کا وجود ہی تھا اس لئے عالم وحی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پیغمبر خدا ﷺ کا ہاتھ قرار دیا گیا''۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۵)

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے

''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمایا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان رضوان اللہ علیھم اہل صلاح اور ایمان میں سے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ بنایا تھا اور وہ خدائے رحمان کی عنایات اور افضال سے خاص کئے گئے تھے ان کی خوبیوں پر بہت سے عارفوں نے گواہی دی ہے۔ انہوں نے محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنے وطنوں کو خیر باد کہا اور وہ ہر میدان جنگ میں گھس گئے۔ انہوں نے موسم گرما کی دوپہر کی گرمی کی پرواہ نہ کی، نہ موسم سرما کی رات کی سردی کا خیال کیا بلکہ وہ مردانِ خدا کی طرح دین کی راہ میں قدم مارتے چلے گئے اس راہ میں نہ وہ کسی قریبی کی طرف جھکے اور نہ کسی اور کی انہوں نے پرواہ کی۔ انہوں نے رب العالمین کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا ان کے اعمال اور افعال سے خوشبوؤں کی لپٹیں آتی ہیں اور وہ تمام کی تمام ان کے درجات اور حسنات کے باغات کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور ان کی بادِ نسیم اپنے عطر بیز جھونکوں سے ان کے اسرار کی خبر دیتی ہے اور ان کے انوار ہم پر ضوفگن ہیں''۔

(ترجمہ از عربی سرالخلافہ۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۲۶)

❁❁❁